REGD. NO: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۱۱ نبوت ۱۳۴۰ ہش - ۱۱ نومبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۶۱

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب



ربوہ ۱۰ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو کھانسی کی شکایت نسبتاً کم رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

# شام پاکستان کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی رشتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانا چاہتا ہے

## "ہم صدر ایوب کی صلاحیتوں کے معترف ہیں" — شامی وزیر اطلاعات کا بیان

دمشق ۱۰ نومبر۔ شام کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر مصطفےٰ نے کل پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ شام پاکستان کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی رشتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا خواہشمند ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان ہمارا دوست ہے اور ہمیشہ ہی دوست رہا ہے۔ شامی عوام پاکستان کو بہت پسند کرتے ہیں وہ ہر پاکستانی راہنما کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا ہم صدر پاکستان محمد ایوب خان کی صلاحیتوں کے بہت معترف ہیں۔ اور میں ذاتی طور پر انہیں بہت پسند کرتا ہوں۔ گزشتہ سال نومبر میں انہوں نے شام کا دورہ کرتے وقت جس بے باکی اور صاف گوئی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا تھا۔ انہوں نے کہا شام عنقریب پاکستان میں اپنا علیحدہ سفیر مقرر کرے گا۔ یاد رہے متحدہ عرب جمہوریہ کے قیام کے بعد کراچی میں شام کے سفارتخانہ کو مصری سفارتخانہ میں ضم کر دیا گیا تھا۔

# روسی ماہر اگلے سال کے شروع میں تیل کی تلاش کا کام شروع کر دیں گے

## ایندھن اور بجلی کے وزیر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا بیان

ڈھاکہ ۱۰ نومبر۔ ایندھن بجلی اور پانی کے وزیر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں بتایا کہ روسی ماہر اگلے سال کے شروع میں پوٹھوہار کے علاقے میں تیل کی تلاش کے لئے کھدائی کا کام شروع کر دیں گے۔ روسی ماہروں نے اس کام کے لئے سب سے پہلے پوٹھوہار کے علاقہ کو منتخب کیا ہے۔ جن علاقوں میں تیل تلاش کیا جائے گا۔ ان میں کھلنا اور سلہٹ کے علاقے بھی شامل ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے ان علاقوں میں بھی کھدائی کا کام اگلے سال شروع ہو جائے گا۔

## مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر

لاہور ۱۰ نومبر۔ ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی کو مغربی پاکستان کی زرعی یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

## اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے

## ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ۱۱ نومبر کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۱۰ نومبر۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۱ء کو اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ۱۱ نومبر کو صبح دس بجے چناب ایکسپریس پر روانہ ہوں گے۔ احباب سٹیشن پر پہنچ کر اپنے بھائی کو دعاؤں کیساتھ الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

## فضل عمر ہسپتال کی طرف سے

# مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۱۰ نومبر۔ کل مورخہ ۹ نومبر کی شام کو فضل عمر ہسپتال کے ممبران اسٹاف کی طرف سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ہسپتال کے دیگر ممبران اسٹاف کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر نے بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں اس الوداعی تقریب میں ازراہ شفقت حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم انعام الرحمٰن صاحب انور نے ہسپتال کے عملہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں انکی طبی خدمات پر جو انہوں نے ہسپتال میں انجام دیں انہیں خراج تحسین پیش کیا بعدہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیرون پاکستان بھی خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آخر میں صاحبزادہ صاحب کی درخواست پر حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

## درخواست دعا

ہالینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے مبلغ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بیمار ہیں انکے جسم کے اوپر کے حصہ میں بائیں طرف آگے اور پیچھے شدید درد کی تکلیف ہے جس کا بازو پر بھی اثر ہے اور حرکت کرنا کافی مشکل ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو اپنے فضل و رحم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے آمین۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

## تعلیم الاسلام کالج میں ایک ادبی محفل

ربوہ ۱۱ نومبر بروز ہفتہ سات بجے شام کالج ہال میں ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم اے پی ایچ ڈی "تنقید نگار کے فرائض" اور پروفیسر سید وقار عظیم "اردو افسانہ" کے موضوع پر مقالات پڑھیں گے انشاء اللہ۔ توقع ہے کہ مشہور شعراء احسان دانش کلیم عثمانی اور طفیل ہوشیارپوری بھی سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمائیں گے۔ اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

معتمد بزم اردو
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

## بزم فارسی کے زیر اہتمام

# ایک مقالہ

ربوہ ۱۰ نومبر مورخہ ۱۲ نومبر بروز اتوار صبح سوا آٹھ بجے بزم فارسی کے زیر اہتمام کالج ہال میں جناب شکور احسن صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور "ہندوستانی اور ایرانی فارسی" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(نائب صدر بزم فارسی تعلیم الاسلام کالج)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۱ء



# اسلام کی نشأۃ ثانیہ

لاہور کے ایک ہفت روزہ میں ایک مولوی صاحب کے مضمون کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے جو ہم ذیل میں بجنسہٖ درج کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ہفت روزہ کچھ دنوں سے ان خاص مولوی صاحب کو ابھارنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اس لئے ہم ساتھ ہی اس اقتباس کے متعلق اس کی رائے بھی درج کر دیتے ہیں:۔

"اسلام میں ایک نشأۃ جدید (Renaissance) کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکرین اور محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ دنیا اب آگے بڑھ چکی ہے۔ علم و عمل کے میدان میں اب راہ نمائی وہی کر سکتا ہے۔ جو دنیا کو آگے کی جانب چلائے نہ کہ پیچھے کی جانب۔ لہٰذا اب اگر اسلام دوبارہ دنیا کا راہ نما بن سکتا ہے۔ تو اس کی بس یہی ایک صورت ہے کہ مسلمانوں میں ایسے مفکر اور محقق پیدا ہوں۔ جو فکر و نظر اور تحقیق و اکتشاف کی قوت سے ان بنیادوں کو ڈھا دیں جن پر مغربی تہذیب کی عمارت قائم ہے۔ قرآن کے بتلائے ہوئے طریق فکر و نظر پر آثار کے مشاہدے اور حقائق کی جستجو سے ایک نئے نظام فلسفہ کی بناء رکھیں۔ جو خالص اسلامی فکر کا نتیجہ ہو۔ ایک نئی حکمت طبعی Natural Science کی عمارت اٹھائیں۔ جو قرآن کی ڈالی ہوئی داغ بیل پر اٹھے۔ ملحدانہ نظریہ کو توڑ کر الٰہی نظریہ پر فکر و تحقیق کی اساس قائم کریں اور اس جدید فکر و تحقیق کی عمارت کو اس قوت کے ساتھ اٹھائیں کہ وہ تمام دنیا پر چھا جائے اور دنیا میں مغرب کی مادی تہذیب کے بجائے اسلام کی حقانی تہذیب جلوہ گر ہو۔"

مندرجہ بالا اقتباس کسی ماڈرن انگریزی تعلیم یافتہ صاحب قلم کی نگارشات سے نہیں بلکہ بعض مغرب زدہ لوگوں کی اصطلاح میں "دقیانوسی۔ جامد، ملا ....." کے ایک مضمون سے ماخوذ ہے۔ مولانا نے اس میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اس پر ایک اقبال۔ ایک علامہ مراغی۔ ایک بڑے سے بڑا ترقی پسند مسلمان اظہار تحسین کئے بغیر نہ رہ سکے۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان میں ایک مخصوص طبقہ کے نزدیک ....... رجعت پسندی اور ملائیت کا قلعہ ہیں۔ شکر ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے خیالات کی نشر و اشاعت کے لئے شعر کو ذریعہ بنایا۔ ورنہ یار انہیں بھی ملا ازم اور رجعت پسندی سے منسوب کر کے انہیں غیر مؤثر بنانے کی کوشش کرتے۔

جن خواہشات کا مولوی صاحب نے اظہار کیا ہے۔ ہم ان کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان خواہشات کی تکمیل کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب دینے کے لئے جس امر کو جاننے کی سب سے پہلے ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اسلام ہے کیا چیز۔ دوسرے لفظوں میں پہلے اس سوال کا حل کرنا ضروری ہے کہ کیا اسلام بھی محض لادینی تحریکوں کی طرح کی ایک محض دنیوی اور مادی تحریک ہے۔ اور کیا یہ بھی موجودہ انسانی دماغ کے سوچے ہوئے فلسفوں کی طرح کا ایک فلسفہ ہے؟ اگر اس بات کا جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر تو کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ہمارے چند تعلیم یافتہ لوگ اگر اس کا بیڑا اٹھائیں اور محنت کریں۔ تو وہ ایک اسلامی نام کا فلسفہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ خود یہ مولوی صاحب ایک طرح سے کر رہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح اسلام کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اسلام کے خاص مزاج کا ذکر دیا گیا ہے۔ آیئے دیکھیں وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون ۝ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک ج وبالآخرۃ ھم یوقنون ۝ اولٓئک علیٰ ھدی من ربھم واولٓئک ھم المفلحون ۝ (بقرہ)

یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے۔ صلوٰۃ کو قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو (اے مخاطب) تجھ پر نازل ہوا ہے۔ اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے نازل ہوا ہے۔ اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اسلامی روح کے ظہور کے لئے ضروری ہے وہ ایمان بالغیب رسالت پر ایمان۔ اور معاد پر یقین ہے۔

اس سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ کوئی فلسفیانہ تحقیقات نہیں ہے۔ بلکہ ایسی چیزوں کی ضرورت ہے۔ جن سے ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت۔ اور یقین بالآخرت کو تقویت پہونچتی ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج تک جتنے بھی داعیان حق ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی جدید معنی میں فلسفی متفکر یا محقق نہیں تھا۔ ہمارا مطلب انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء سے ہے ان داعیان حق نے جس طرح اسلام کو اپنے اپنے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ان کا طریق کار موجودہ تحقیقاتی اور فلسفیانہ طریق کار سے بالکل الگ رہا ہے۔ انہوں نے اسلام کو ایک ایمان اور ایک عمل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ایک جذبہ ایک ولولہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان داعیان حق نے انسان کی روحانی آنکھوں کو بیدار کیا ہے۔ جن سے وہ ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت۔ اور الایقان بالمعاد کی حقیقت سے اس طرح واقف ہوئے ہیں۔ جس طرح ایک حکمت طبعی کا ماہر مادی مظاہر کے تجربات اور مشاہدات سے واقف ہوتا ہے۔ انہوں نے اسلام کے ان بنیادی حقائق کو اس طرح محسوس کرایا ہے۔ جس طرح ہم مادی حواس سے مادی اشیاء کو محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح ہم مادی چیزوں کو چکھ کر۔ سونگھ کر۔ سن کر۔ دیکھ کر اور چھو کر محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان داعیان حق نے ہمارے روحانی حواس کو زندہ کیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے اگر یہ مراد ہے کہ انسانوں کے وہ روحانی حواس بیدار ہو جائیں۔ جن سے حقیقی طور پر ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور الایقان بالمعاد کا ارتقا حاصل ہوتا ہے۔ تو ہمیں فکر و نظر تحقیق و اکتشافات کی قوت کے معنی ایسی قوت کے سمجھنے ہوں گے جو ہم کو ایسا ایمان اور ایسا یقین عطا کرتی ہو جس سے ہمیں غیب۔ رسالت اور معاد پر حق الیقین حاصل ہو۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سوال ہو تو تو مادی تحقیقات ہم کو بے شک "ہونا چاہیئے" کی سرحد میں داخل کر سکتی ہے۔ جو واقعی ایک بڑی بات ہونے کے باوجود حقیقت سے بہت دور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ہمارا یقین "ہونا چاہیئے" سے بڑھ کر "ہے" تک پہنچنا چاہیئے تاکہ ہم میں وہ فعالیت پیدا ہو۔ جس کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ ایک فلسفی ایک محقق ہم کو "ہے" کے دروازہ تک تو لے جا سکتا ہے۔ اس سے آگے جاتے ہوئے اس کے گویا پر جلتے ہیں۔ اگر فلسفی۔ محقق۔ اور مفکر ہم کو یہاں تک لے جاتا ہے۔ تو اس سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ "نہیں ہو سکتی۔ اگر مسلمانوں میں ایسے لاکھوں محقق اور مفکر پیدا بھی ہو جائیں۔ تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایسا تو شاید ہر فلسفی۔ مفکر اور محقق ہوتا ہی ہے۔ ایسے ایمان سے وہ چیز ظہور نہیں کر سکتی۔ جس کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کہا جا سکے۔ وہ منزل تو ابھی بہت بہت آگے ہے۔ وہ منزل وہی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فرستادگان ہی پہونچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی یہ ذکر ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اس کی وضاحت حدیث مجددین میں یہی کی گئی ہے کہ تجدید احیائے دین "صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا ہے۔ اور "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" ایک ایسے فرستادہ حق ایک مجدد عظیم کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس کو پیشگوئیوں میں الامام المہدی اور مسیح موعود کہا گیا ہے۔ یہ عام مفکروں اور محققوں کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

یہ کام تو اسی مفکر اور محقق کا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ہی اس کے لئے مبعوث کر سکتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم فکر و غور کے مخالف ہیں۔ مگر جو فکر و غور مجدد وقت سے علیحدہ ہو کر کیا جائے گا۔ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بجائے غلط اسلامی فکر میں انتشار کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ مجددین اسی لئے جاری کیا ہے۔ کہ جب دین میں غیر دینی چیزیں شامل ہو جائیں اور مسلمان صراط مستقیم سے ہٹ جائیں تو مجددین آ کر اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے دین کے چشمہ صافی کی طرف راہ نمائی کریں۔ اور دین کے لئے وہ ولولہ اور جوش پیدا کریں۔ جس سے اسلام کا قافلہ پھر رواں دواں ہو جائے اور جمود کی پھپھوندی اتر جائے۔

# فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(مرتب مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)



## درود شریف کی برکات

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیآت ورفعت لہ عشر درجات۔ (النسائی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر صرف ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر دس برکات نازل فرماتا ہے اور اس سے دس بدیاں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں

تشریح:۔ سرور کائنات فخر موجودات سید الانبیاء حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی فضائل و مناقب و کمالات نبوت اور معجزات اس کثرت سے ہیں کہ آپ کو خاتم النبیین رحمۃ للعالمین اور اسوہ حسنہ کے اسماء جمیلہ سے خدا تعالےٰ نے نوازا۔ بنی نوع انسان پر آپ کے لاتعداد احسانات ہیں۔ آپ کے اسوہ مبارکہ اور سنت مطہرہ کے فیوض دائمی جاری ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ معمولی سلوک بھی کرتا ہے تو ہمیشہ اس کی مدح میں انسان رطب اللسان رہتا ہے مگر بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بت پرست اور روحانیت سے عاری قوم کو توحید پرست اور با اخلاق قوم بنایا۔ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں مکارم اخلاق کی راہنمائی فرمائی۔ آپ کا مبارک نمونہ اور ہر مقدس ارشاد نہ صرف فرزندان اسلام کے لئے بلکہ اغیار کے لئے بھی سراسر رحمت اور حکمت کا حامل ہے۔ انسانی حیات کی جملہ منازل و مراحل میں الرسول العربی ہمارے لئے کامل نمونہ و راہنما ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے جملہ متعلقات میں اگر حضور کے ارشادات مبارکہ کو عملی جامہ پہنایا جائے تو ہماری زندگی میں ایجابی انقلاب آسکتا ہے درود شریف دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے شکریہ میں پڑھا جاتا ہے اور اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تعلقات محبت اور روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور انسانی نفس میں اس تعلق کے ساتھ تجدد اور امتزاج کی کیفیت پیدا ہو کر نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ نفس لوامہ انسان کو اس کی بدعادات پر ملامت کرتا ہے۔ نفس امارہ نیکیوں کی طرف قیادت کرتا ہوا مسابقت کی روح پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے لئے نفس مطمئنہ کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی اتباع میں ہی ہو سکتا ہے جنکی اتباع کرنا خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے مترادف ہے۔ درود شریف میں یہی وہ فلسفہ عظیمہ ہے کہ ایک مسلمان کے سامنے آنحضرتؐ کے جملہ کمالات۔ احسانات اور اخلاق حمیدہ کی فلم ناطق مناظر مختلفہ کے ساتھ آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے اور مومن والہانہ انداز میں آنحضرت پر درود شریف بھیجنا شروع کر دیتا ہے جو اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے اور انسان کے روحانی ارتقاء کا باعث اور اطمینان نفس کا وسیلہ۔ آؤ ہم سب ارشاد ربانی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی اتباع میں محسن اعظم رحمۃ للعالمین پر درود بھیج کر رضاء ربانی کو حاصل کریں اور اپنی عملی زندگی میں آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### دوسروں کیلئے دعا کرنے کا فائدہ

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں انکی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ نافع کی عمر لمبی ہوتی ہے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خیر الناس من ینفع الناس بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے۔ اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے +

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۴-۷۵)

## قرآن سے اعراض ہلاکت ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شئی من القرآن کالبیت الخرب۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جسکے باطن میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں ہے وہ ایک ویران گھر کی مانند ہے۔

تشریح:۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا اعلیٰ ترین کلام ہے جو خاتم الانبیاء الرسول الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ۲۳ برس کے زمانہ میں مختلف تعلیمات۔ احکام اور ارشادات مبارکہ کے رنگ میں نازل ہوا۔ یہ زندہ کتاب ہستی باری تعالیٰ پر دلیل ناطق ہے اور رسول کریم کا دائمی معجزہ ہے اس لئے وہ مسلمان مسلمان ہی کیا ہے۔ کہ جس نے کتاب اللہ کا کوئی حصہ یاد ہی نہ کیا ہو اور پھر اس کو اپنی عملی زندگی میں کبھی نہ اپنایا ہو۔ فرمان بالا میں جہاں ایک مومن کو قرآن کریم کے کوئی نہ کوئی حصہ کو یاد اور حفظ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے وہاں قرآنی اوامر و نواہی کو عملی جامہ پہنانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے جو شخص قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سے ظاہری اور باطنی رنگ میں اعراض کرتا ہے اس کی مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ایک ویران اور سنسان گھر کی ہے۔ یہ آنحضرتؐ کی طرف سے انتہائی زجر و توبیخ ہے۔ ایک مومن کو قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا کچھ حصہ یاد بھی ہونا چاہیئے اور اس کے لئے چند منٹ اگر روزانہ دیئے جائیں تو یہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس حدیث شریف میں الفاظ کا انتخاب ادبی لحاظ سے انتہائی شاندار ہے۔ جس میں اشارہ ہے کہ قرآن کریم دراصل آب حیات ہے اس کو علمی و عملی میدان میں اہمیت دینا اپنی زندگی اور ماحول کو خوشگوار اور زرخیز بنانا ہے اور قرآن کریم قرۃ العیون ہے اور قرآن کریم بہترین ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی ہی اطمینان قلب کا باعث ہے۔ اور یہی اطمینان پریشانیوں کو دور کر سکتا ہے لیکن اسکے مقابل میں ہر وہ شخص جو قرآن کریم کے ظاہری و باطنی احترام سے اعراض کرتا ہے ایسا شخص ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور اس کی حالت دگرگوں سی رہتی ہے اور وہ برکت ربانی سے محروم رہتا ہے۔ قرآن کریم کو

شفاء و رحمۃ للمؤمنین جو کہا گیا ہے وہ بھی انہی معنوں میں ہے کہ قرآن کریم ہی ہمارے معاشرہ کے جملہ نقائص و قباحتوں کا علاج ہے۔ اور اس کی تعلیمات سراسر رحمت کا باعث ہیں اور روحانی امراض میں شفاء و تریاق ہیں۔

قرآن کریم ماضی اور مستقبل کے واقعات اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جس کی غرض یہ ہے کہ ہم اقوام مختلفہ کے حالات اور واقعات سے سبق حاصل کریں اور ہم اپنے اوپر وہ حالت وارد نہ کریں جس سے ہماری زندگی افسانہ ہو جائے اور انسانی پیدائش کی اصل غرض کو نظر انداز کر دیں۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو پڑھیں۔ نہ صرف تلاوت کریں بلکہ اس کو سمجھیں اور غور کریں اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کریں۔

## تلاوت قرآن کریم میں حسن صوت و قرأت کا خیال رکھا جائے

عن ابی لبابۃ بشیر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یتغن بالقرآن فلیس منا (ابو داؤد)

ترجمہ:۔ حضرت ابی لبابہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا ایسے شخص کو ہم سے کوئی رابطہ محبت نہیں ہے۔

تشریح:۔ قرآن کریم کا مرتبہ اور مقام بوجہ کلام ربانی ہونے کے بہت ہی بلند ہے۔ کلام ربانی سے محبت و عشق کا تقاضا ہے کہ اس کی تلاوت دلکش آواز سے کی جائے۔ قرآن کریم کا نزول چونکہ عربی زبان میں ہوا ہے۔ اور یہ زبان اپنے حروف کی ادائیگی میں بعض امتیازی اصول و ضوابط رکھتی ہے۔ اگر ان قواعد کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور حروف اپنے صحیح مقام اور مخرج سے نہ ادا ہوں اور ان کا تلفظ غلط ہو تو اس سے بہت بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے مثلاً (۱) س۔ص۔ث (۲) ذ۔ ظ۔ ز۔ض (۳) ت۔ط (۴) ہ۔ح (۵) ق۔ک (۶) ع۔ا۔ء کے حروف ہیں۔ ان کا تلفظ الگ الگ ہے۔ مگر اکثر لوگ ان حروف کے تلفظ کی ادائیگی کما حقہ نہیں کرتے۔ یہ نقص زبان کو صیقل کرنے اور تلفظ کی مشق سے دور ہو سکتا ہے۔ اگر بچپن سے ہی اساتذہ اور معلمین اپنے شاگردوں کی زبان کو صیقل کر کے عربی حروف میں امتیاز کر کے ان کے تلفظ کو درست کر دیں تو یہ نقص بہت حد تک دور ہو جاتا ہے۔ مگر شاید یہ خامی تلفظ کو بگاڑنے کا موجب بنتی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعض آداب ہیں جو باقاعدہ ایک علم کی صورت اختیار کر چکے ہیں جسے عربی اور علمی اصطلاح میں "تجوید" کہتے ہیں اور یہ علم بہت سی اصطلاحات پر مشتمل ہے اور شاید بعض طبائع کے لئے اس میں تکلفات بھی ہوں۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عمدہ آواز اور حسن قرأت کا یہ تقاضا ہے کہ اس علم کے قواعد و ضوابط کی پابندی کر کے آواز میں سوز اور دلکشی پیدا کی جائے لیکن آواز کا اچھا ہونا یہ ایک وہبی خوبی ہوتی ہے۔ مگر اکتساب اور مشق سے بھی آواز کو اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ اگر قرآن کریم کی تلاوت کے وقت آواز میں سوز اور رقت ہو تو ایسی تلاوت نہ صرف انسان کے اپنے دل پر اثر کرتی ہوئی اس کے نفس کی اصلاح کا باعث ہوتی ہے۔ بلکہ دوسروں کی اصلاح کا بھی باعث ہوتی ہے۔ حضرت عمر رض کے اسلام میں داخل ہونے کا بنیادی اور ابتدائی سبب قرآن کریم کی تلاوت کا اچانک سننا بھی تھا۔ جس کے سننے کے بعد آپ نے فرمایا۔ بخدا یہ تو سحر ہے۔

قرآن کریم کی بعض آیات ترغیب کا پہلو رکھتی ہیں اور بعض ترہیب کا۔ اور تلاوت کرنے والا اگر ان آیات کے معانی کو سمجھتا ہے تو اس کے دل کے آئینے کا اثر اس کی آواز میں آتا ہے اور یہی روحانی تاثیر اور فہم آواز میں خاص جدت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ بہرکیف قرآن کریم کی تلاوت کا یہ تقاضا ہے کہ یہ انتہائی اچھی آواز اور سوز سے کی جائے۔ جس کے لئے کسی اچھے قاری کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک امام، خطیب اور عالم کے لئے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ وہ تلاوت قرآن کریم کے آداب و قواعد سے بھی واقف ہو۔

---

## درخواست دعا

(۱) حیدر آباد ڈویژن میں تحریک جدید کی اراضیات پر ٹڈی دل کے بار بار حملہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس سے قبل امسال غیر معمولی بارشوں نے بھی بے پناہ تباہی مچائی تھی۔ ان حادثات کی وجہ سے امسال تحریک جدید کی آمد میں بہت کمی آگئی ہے جس سے مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے احباب کرام اور خصوصاً صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ وہ سابقہ نقصان کی تلافی اور آئندہ کے لئے آمد کے بہتر ذرائع میسر آنے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

---

# جامعہ احمدیہ ربوہ کی نئی عمارت

ربوہ میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔ الحمد للہ! کہ اس کا اکثر حصہ بن چکا ہے۔ لیکن ہوسٹل کا کچھ حصہ اور جامعہ کی اصل عمارت کے چند کلاس روم بننے والے ہیں جب تک عمارت کے یہ حصے مکمل نہ ہوں نہ تو سب طلباء اطمینان سے رہ سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے تعلیم کا تسلی بخش انتظام ہو سکتا ہے۔ غرض یہ دونو باتیں طلباء کی تعلیم میں حرج کا موجب ہیں۔ امراء صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے عطیہ جات کی پر زور تحریک فرما دیں کیونکہ رقم بالکل ختم ہے اور کام ابھی باقی ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اس ضرورت کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور وہ ہماری اس گذارش کو آپ کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دے۔ تا کہ آپ کی جلد جلد بار آور ہو کر ادارہ کو جو ضرورت درپیش ہے اس کی تکمیل میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہونے پائے۔ آمین

(وکیل التعلیم تحریک جدید)



# عہدیداران انصار اللہ کے انتخابات برائے ۶۴-۱۹۶۲ء

انصار اللہ کے موجودہ عہدیداران ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلےٰ اور زعماء مجالس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ضروری ہے کہ اس میعاد کے ختم ہونے سے قبل نئے انتخابات کروائے جائیں تا کہ نئے عہدیدار بغیر کسی توقف کے یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے اپنا کام شروع کر سکیں لہٰذا تمام امراء اصحاب و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنے اضلاع اور مجالس میں حسب قواعد آئندہ تین سال یعنی ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۴ء کے لئے ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلےٰ اور زعماء کے انتخابات زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء تک کروالیں۔ اور پھر اپنی سفارش کے ساتھ منتخب شدہ نام برائے منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہوں گے۔

(حسب قاعدہ ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۸۴، ۱/۱۸۴ دستور اساسی انصار اللہ)

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہو گا اور اعلانیہ

۲۔ انتخاب امیر مقامی پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہو گا۔ کورم ½ ہو گا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو گا۔ تو دوسری بار کورم ⅓ ہو گا۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کی اجازت نہ ہو گی۔ منتخب شدہ نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجوایا جائے گا۔ انتخاب میں شرکت کی تفصیل حسب ذیل ہو گی:

ناظم ضلع:۔ مجالس ماتحت کے زعماء اعلےٰ اور زعماء اس انتخاب میں شریک ہوں گے۔
زعیم اعلےٰ:۔ زعیم اعلےٰ کے انتخاب کے لئے جملہ اراکین مجلس شامل ہوں گے۔
زعیم:۔ زعیم کے انتخاب کے لئے حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔

نوٹ:۔ یہ امر واضح رہے کہ موجودہ عہدیدار ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء تک کام کریں گے۔ نئے عہدیدار بشرط منظوری یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے کام شروع کریں گے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

(۲) ۔۔۔ تا کہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے اشاعتی و تبلیغی پروگرام کی تکمیل کے لئے ہماری نصرت فرمائے۔ اور کوئی دقت اس راہ میں حائل نہ ہو۔ آمین

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

(۳) میں عرصہ سے بخار اور دیگر تکالیف میں مبتلا ہوں۔ میری بڑی لڑکی سردار بیگم بوجہ سر درد ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منشی عبد اللہ محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کورس ۱۳ ضلع کھر پارکر)

39

# اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت
کیلئے
# اس کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنا مومنوں پر فرض ہے

— از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ —

"خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا لیا جائے ....... دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کردی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں۔ اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کرلیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ۔ آئینہ کمالات اسلام ص۵۹)



خاکسار نے پچھلے مضمون میں عرض کیا تھا۔ کہ بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت ہی بڑا فضل اور احسان یہ ہے کہ اس نے "الانسان" کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ اس دنیا کے پیدا کرنے کے مقصد یعنی امانت الٰہی کی ذمہ داری کو قبول کرسکے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے درمیان مبعوث فرما کر جماعت احمدیہ کو "الانسان" یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس غلامی کے نتیجہ میں جو خدمت ہمارے سپرد ہوئی ہے۔ اسے بجا لاکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرلیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنا رُخ ہماری طرف پھیرلے۔ یا اس خدمت سے منہ موڑ کر اس کی ناراضگی خرید لیں۔ اور وہ اپنا رُخ ہماری طرف سے موڑ لے۔

(۲) آج یہ خاکسار آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ امانت الٰہی یا انسان کی پیدائش کے مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کے بندوں کی خدمت بھی شامل ہے۔ ہماری عبادت اس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جاسکتی۔ بلکہ عبادت ہی نہیں کہلاسکتی۔ جب تک "اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف" نہ کردی جائے۔ اس امانت کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتا۔ جب تک اسلام اس کرۂ ارض پر غلبہ حاصل نہ کرلے۔ کیونکہ دراصل امانت اور اسلام کی حقیقت ایک ہی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اسی کتاب کے صفحہ ۵۹ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

"اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔"

(سورۂ بقرہ ع ۱۳)

ترجمہ:۔ ہاں۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے۔ اور وہ "محسن" بھی ہو۔ تو اس کے لئے اس کے رب کے ہاں اس کا بدلہ موجود ہے۔ اور ان کو کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳) گویا یہ آیت امانت الٰہی یا عبادت الٰہی یا اسلام کی مکمل اور جامع تعریف پیش کرتی ہے۔ جو یہ ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور محسن (احسان کرنے والا) بننا۔ احسان کا لفظ حُسن سے نکلا ہے جس کے معنی خوبصورتی کے ہیں۔ خواہ وہ جسمانی ہو یا اخلاقی یا روحانی۔ یعنی تمام ذاتی خوبیوں کا نام حسن ہے۔

اور احسان کے دو معنی ہیں اوّل اپنے آپ کو خوبصورت بنانا۔ اپنی ذات میں ہر قسم کی خوبیوں کا پیدا کرنا۔ جہاں تک ہوسکے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حسن کل ہے۔ اور تمام خوبیوں کی جامع ہے

ومن احسن من اللہ صبغۃ

(بقرہ ع ۱۶)

یعنی کسی لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوسکتی۔

دوم:۔ دوسروں سے نیکی کرنا بنی نوع انسان سے نیک سلوک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا۔" اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہوسکتی ہے ان کو نفع پہنچائے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت کی اصلاح کے لئے زور لگاوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۱-۶۲)

(۴) خلاصہ یہ کہ "احسان" جو اسلام اور عبادت الٰہی کا ایک ضروری اور لازمی حصہ ہے اس سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنی ذاتی خوبیوں کی دولت زیادہ سے زیادہ جمع کرے۔ راستبازی۔ علم۔ صبر۔ عفو۔ فیاضی جھوٹ اور چغلی سے نفرت۔ تندرستی۔ قوت بازو۔ محنت و مشقت کی عادت۔ عزت۔ مال و متاع غرض ہر چیز جو دولت کہلاسکتی ہو اسے جائز ذرائع سے زیادہ سے زیادہ کمانے کی کوشش کرے۔ اور پھر ان تمام روحانی اور مادی دولتوں اور سرمایوں کو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی مخلوق کی بہتری اور بھلائی اور ہدایت یعنی اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتا رہے۔ اسی غرض کے لئے آج المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کو بلا رہے ہیں۔ دنیا والے اللہ تعالیٰ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ وہ دنیا کے لحاظ سے بھی گھاٹے میں ہیں اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ مادی ترقی کے باوجود وہ اس دنیا میں بہت دکھی ہیں۔ فکرمند اور پریشان ہیں۔ حقیقی راحت سے محروم ہیں۔ انہیں ذرہ برابر اطمینان قلب نصیب نہیں جیسا کہ سورۃ نور کے پانچویں رکوع کے حوالہ سے کسی پہلے مضمون میں بیان ہوچکا ہے کہ ان دنیاداروں کے اعمال "سراب" کی مانند ہیں۔ وہ بڑے بڑے منصوبے باندھتے ہیں اور بظاہر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں ان کے منصوبے تکمیل کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے جونہی ان کامیابیوں کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں کچھ بھی تو حاصل نہیں ہوتا اور وہ ویسے کے ویسے ہی پیاسے رہ جاتے ہیں جیسے ان منصوبوں کے شروع کرنے سے پہلے تھے۔ اور آج تو ایک ایسا عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہ دیکھی گئی اور نہ سنی گئی۔ اگر ہم بھی اپنی اصلاح نہ کریں۔ دل و جان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت نہ کریں۔ صرف زبانی دعووں سے اللہ تعالیٰ کو اور مومنوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہیں اور اپنے عملوں کو سنوارنے کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور اپنی اور دنیا والوں کی نجات، بھلائی اور بہبودی کے لئے کچھ نہ کریں تو ہمارا انجام بھی دوسرے دنیاداروں سے مختلف نہیں ہوگا۔ پس اپنی سچی ہمدردی اور خیرخواہی اور دوسروں کی سچی ہمدردی اور خیرخواہی اسی میں ہے کہ ہم خود اسلام کی تعلیم پر کاربند ہوں اور دوسروں کو اس سرچشمہ راحت اور آسودگی سے روشناس کرانے اور انہیں بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

(۵) چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے۔ لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم ازکم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

(باقی)

## سالانہ ترقی اور مساجد ممالک بیرون

مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب ٹھکانہ چھاؤنی سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں :-

"محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور کی مشفقانہ دعاؤں کی برکت سے مجھے ترقی مل گئی ہے ...... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں اس ترقی کے موقعہ پر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ کا وعدہ مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں اپنے دادا جان مولوی احمد الدین صاحب مرحوم جن کے ذریعہ احمدیت ہم تک پہنچی کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ادائیگی کر دوں گا۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم کیپٹن صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں روحانی و جسمانی ترقیات سے نوازے۔ نیز ان کے دادا جان مولوی احمد الدین صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)



## تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۰ - احباب جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور بذریعہ مکرم محمد عثمان صاحب ۰۸-۵۲
۶۱۱ - " " نرائن گنج مشرقی پاکستان - ۵۰-۱۹
۶۱۲ - " " گھیالہ بذریعہ مکرم علی محمد صاحب - ۳۳-۲۶
۶۱۳ - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور - ۰۰-۵
۶۱۴ - محترمہ نواب بیگم صاحبہ چک ۱۱۳ / ۷-۱۲ ضلع منٹگمری - ۰۰-۶
۶۱۵ - محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ " ۰۰-۵
۶۱۶ - مکرم محمد طفیل صاحب ابن مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ۰۰-۱۰
۶۱۷ - دکانداران محلہ دار الرحمت وسطی بذریعہ مکرم محمد ابراہیم صاحب رشید ۹۵-۳
۶۱۸ - مکرم حکیم رحمت خانصاحب ٹانڈیانوالہ ضلع لائلپور ۰۰-۱۰
۶۱۹ - مکرم محمد عبداللہ صاحب سنجر جانگ ضلع حیدرآباد (سندھ) ۰۰-۵
۶۲۰ - احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ مکرم قاضی شریف الدین صاحب ۳۰-۱۴
۶۲۱ - مکرم حاکم علی صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۰۰-۵
۶۲۲ - حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۰۰-۵
۶۲۳ - مکرم سید شبیر احمد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان ۵۰-۳۰
۶۲۴ - مکرم میاں شہاب الدین صاحب مردان ۰۰-۱۰
۶۲۵ - محترمہ اختر النساء صاحبہ محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ ۰۰-۵
۶۲۶ - مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب جھبراں ضلع حیدرآباد سندھ ۰۰-۱۵

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

## احمدیہ کالجیئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ کے عہدیداران کا انتخاب

کوئٹہ یکم نومبر۔ آج یہاں احمدیہ کالجیئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ کے نئے عہدیداران کا انتخاب برائے سال ۶۲-۱۹۶۱ عمل میں آیا۔ اس کے مطابق مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے

صدر - جناب محمد اسلم جاوید - سال چہارم
نائب صدر - جناب خانزادہ مجیب الحق خاں - سال دوم
سیکرٹری - مبین الحق خان - سال اول
خزانچی و پراپیگنڈہ سیکرٹری - جناب مجیب احمد خاں ناصر سال اول - (سیکرٹری)

## مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنے کی آخری تاریخ

اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں نام کندہ کروانے کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ ادائیگی کے لئے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء آخری تاریخ ہوگی۔ بعض وجوہ کی بناء پر سابقہ اعلان منسوخ کیا جاتا ہے۔ جو دوست مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی ڈیڑھ صد روپیہ کی تحریک میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنا چندہ بھجوا سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی چندہ کی وصولی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تا کہ دوست اس سنہری موقعہ سے مزید فائدہ حاصل کر سکیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

## کار کے حادثہ سے بال بال بچ جانے کی خوشی میں

مکرم جناب محمد طفیل صاحب لاہور ابن مکرم میاں بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید اپنے خط مورخہ ۲۵/۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار کا چھوٹا بھائی لاہور شہر سے سمن آباد سائیکل پر آرہا تھا۔ اور سامنے سے کار آرہی تھی۔ میرے بھائی کا سائیکل کار کے سامنے آگیا۔ چونکہ کار تیز آرہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور۔ ربِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ...... اور درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل یوں کیا کہ کار نے جونہی سائیکل کو ٹکر مار کر اونچا اٹھایا تو میرا بھائی کار کی ٹکر لگنے پر سائیکل پر سے اچھل کر کار کے سامنے اوپر جا پڑا سائیکل کا ایک پہیہ کار کے نیچے آکر چور ہوگیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی کو بال بال بچا لیا۔ دیکھنے والے حیرت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کسطرح اس بچے کو بچا لیا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ دس روپیہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون بذریعہ منی آرڈر آفسر صاحب خزانہ کو ارسال کر دئے ہیں۔" یہ رقم مل گئی ہے۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد طفیل صاحب موصوف کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ وکیل المال اول تحریک جدید

## دعائے مغفرت

محترم خان بشیر احمد خان صاحب آف کپورتھلہ۔ جو کہ حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے صاحبزادے تھے اور محترم قبلہ خان عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آف کپورتھلہ کے چھوٹے بھائی تھے اور بہت نیک اور صاف باطن بزرگ تھے ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بوقت نماز تہجد ۳½ بجے صبح بروز اتوار بعمر ۷۳ سال اپنے مکان داوی روڈ لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے درخواست ہے کہ انکی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرما دیں۔

خاکسار میجر سردار بشیر احمد خان آف مالیر کوٹلہ عفی عنہ

میرے بہنوئی شیخ غلام علی صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں کافی دیر بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے دو لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

مبارک احمد احمدی مہاجر آف قادیان حال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

## تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۶ میں خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۸" کے تحت شائع ہونے والے شمار ۳۸۵ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے حسب ذیل تصحیح فرمائی جائے۔ محترمہ انور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب قصوری محمد نگر لاہور۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

## دعائے نعم البدل

عزیزم محمود احمد صاحب مبشر ابن ڈاکٹر دلپذیر صاحب کی بچی ریحانہ پروین بعمر تقریباً چھ سال دو ہفتہ کی تکلیف دہ بیماری کے بعد لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں مورخہ ۱۹۶۱/۱۱/۲ کو وفات پا گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل مکرم محمود صاحب کا چھوٹا لڑکا چھت سے گرنے سے وفات پا گیا تھا۔ اس صدمہ سے پہلا صدمہ بھی تازہ ہو گیا ہے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ مولا بخش پریذیڈنٹ حلقہ صدر پشاور

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

**نمبر ۱۶۳۲۹** میں رسول بی بی زوجہ چوہدری خان محمد صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوچھ میاں ڈاکخانہ ونیکی تارڑ ضلع گوجرانوالہ حال فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے علاوہ میرا زیور مبلغ ۵۰۰/ روپیہ کا تھا۔ اسے میں نے فروخت کر کے اس رقم کو ما فیہ پر لگایا ہوا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: رسول بی بی

گواہ شد: فضل الٰہی صدر محلہ فیکٹری ایریا ربوہ ۲۶ ۹/۶۱۔

گواہ شد: خان محمد گوندل محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

**نمبر ۱۶۳۳۰** میں عزیز اللہ ولد محمود معین الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ایگریکلچرل ٹریننگ سیکشن کورنگی کریک کراچی ۲۰ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۲۵/ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بذریعہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد (انگریزی حروف) A-Ullah

(اے اللہ)

گواہ شد: مبارک احمد W/O M.A IRSHAD. TK II. P.A.F KARONCICREK KARACHI NO-20

گواہ: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

## درخواست دعا

چار احمدی نوجوان شبیر احمد، خلیل احمد، ادریس احمد اور ایوب احمد قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی باعزت بریت فرمائے۔ آمین۔ (محمد احمد قمر سٹور ی بازار پنساریاں سیالکوٹ شہر)

## مجالس انصار اللہ کیلئے

احباب انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے بعد روحانیت سے لبریز قلوب اور نیا جوش لے کر خدا کے فضل سے بخیریت واپس پہنچ گئے ہونگے اب تمام مجالس پہلے سے بھی زیادہ مستعدی سے کام شروع کر دیں۔ کیونکہ علم انعامی کا فیصلہ کرتے وقت ان دو مہینوں کی کارگزاری کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں تھوڑے عرصہ کے لئے یعنی صرف دو ماہ کے لئے ایک ایم۔ بی بی۔ ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہش مند ڈاکٹر احباب فوراً اپنی درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ تنخواہ و الاؤنس وغیرہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط وغیرہ کے مطابق ہوگی۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## ٹنڈر مطلوب ہیں

نصرت گرلز سکول کی زیر تعمیر عمارت کے لئے دروازے۔ کھڑکیاں اور روشندان بنوانے مطلوب ہیں۔ دونوں طرح ٹنڈر دیئے جائیں جب دروازے کے فریم کی دہلیز ہو جب دہلیز نہ ہو۔

روشندان اور کھڑکیوں میں شیشے لگیں گے۔ لکڑی دیار پختہ جو خشک ہو اور کچی نہ ہو نیز بغیر گانٹھ کے استعمال کرنی ہوگی۔

خواہش مند احباب سربمہر ٹنڈر ۲۲/۱۱/۶۱ تک بنام ناظر تعلیم ارسال فرماویں تفاصیل نظارت تعلیم کے دفتر سے معلوم کریں۔

تاریخ مقررہ کے بعد آنے والے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم)

## چندہ جلسہ سالانہ

اس چندہ کی آمد میں ابھی تک بہت ہی کمی ہے لہذا تمام جماعتوں سے التماس ہے اس کی وصولی کی طرف خاص توجہ مرکوز رکھیں اور کوشش کی جاوے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جاوے اور اگر کسی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا ہو تو وہ بھی وصول ہو جائے۔

یہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس کی سالانہ شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔

(ناظر بیت المال)

## ڈرائیور کی فوری ضرورت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال کی ایمبولنس گاڑی آگئی ہے جس کے لئے ایک تجربہ کار محنتی۔ مخلص ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ ڈرائیور موٹر کاروں کے انجن کی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی چاہئیں۔ نیز مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش شامل ہونی چاہیئے۔

خاکسار
ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

## درخواستِ دعا

میرے بھائی ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب پنشنر پرجو مرض ذیابیطس کے دیرینہ مریض ہیں ۱۱/۱۱/۶۱ء کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا ہے طبیعت بے چین اور بے قرار ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعائے صحت فرماویں کہ مولا کریم اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(حکیم عبد الرحمان شاہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)



جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

## الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ جماعت کے تمام اہلِ علم و اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کیلئے اپنے قیمتی مضامین جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں ؛







۲۔ محترم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری ناظم دار القضاء پاؤں کے زخم کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں زخم مندمل ہونے کی بجائے بڑھتا جا رہا ہے احباب محترم مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴